بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَكَانَ يَتَّبِعُ اٰثَارَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۷ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۱۷ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۳۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جسے تقویٰ حاصل ہو گیا اسے گویا تمام جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں

تقوے کی راہوں پر قدم مارو اور نیک بننے کی کوشش کرو۔

"میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیا گر ہیں کہ یہ رزق کی تلاش میں یوں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان اسباب سے کام نہیں لیتے جو اللہ تعالےٰ نے جائز طور سے رزق کے حصول کے لئے مقرر کئے ہیں۔ اور نہ پھر توکل کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ۔ (آسمان میں ہے تمہارا رزق اور جو کچھ تم وعدہ دیئے جاتے ہو) ہم ایسے مہوسوں کو ایک کیمیا کا نسخہ بتلاتے ہیں بشرطیکہ وہ اس پر عمل کریں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ پس تقوے ایک ایسی چیز ہے کہ جسے یہ حاصل ہوا سے گویا تمام جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں۔ یاد رکھو متقی کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ وہ اس مقام پر ہوتا ہے کہ جو چاہتا ہے خدا تعالےٰ اس کے لئے اس کے مانگنے سے پہلے مہیا کر دیتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالےٰ کو تمثل کے طور پر دیکھا میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا۔

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

پس یہ وہ نسخہ ہے جو تمام انبیاء و اولیاء و صلحا کا آزمایا ہوا ہے۔ نادان لوگ اس بات کو چھوڑ کر بوٹیوں کی تلاش میں مارے پھرتے ہیں۔ اتنی محنت اگر وہ ان بوٹیوں کو پیدا کرنے والے کے پانے میں کرتے تو سب من مانی مرادیں پا لیتے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ تقوے کی راہوں پر قدم ماریں اور اپنے دشمن کی ہلاکت سے بے جا خوش نہ ہوں۔ تورات میں لکھا ہے بنی اسرائیل کے دشمنوں کے بارے میں کہ میں نے ان کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ بد ہیں نہ اس لئے کہ تم نیک ہو۔ پس نیک بننے کی کوشش کرو میرا ایک شعر ہے ؎

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۰۲)

اخبار احمدیہ

153

—○ ربوہ ۱۶ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—○ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا تحریر فرماتی ہیں:۔

یہ خبر نہایت خوشی کا باعث ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے مکرم عبدالرشید صاحب اختر انسپکٹر چونگی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۶۸ء ۱۰ بجے قبل دوپہر پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام وحید احمد تجویز فرمایا ہے الحمد للہ۔ نومولود مکرم محمد منشی خان صاحب آف پھیرو چیچی کا پوتا اور مکرم میاں نورالدین صاحب چک ۳۳۲ لائل پور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کا خادم بنائے اور دین و دنیا کی جملہ نعمتوں سے نوازے۔ آمین

—○ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری ابن حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ صاحبہ کا کراچی میں ۱۰ فروری کو پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز مکرم محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری کی والدہ صاحبہ کی طبیعت اعصابی درد۔ بخار اور دوران سر کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

—○ مکرم چوہدری محمد بدرالدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرانوالہ ضلع گجرات شدید بیمار ہیں اور آجکل گلاب دیوی ٹی بی ہسپتال ماڈل ٹاؤن لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت انکی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں۔

(بشیر احمد امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

مورخہ ۱۸ فروری ۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد کا اجلاس منعقد ہوگا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اجلاس میں رونق افروز ہونگے۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب۔ محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل اور محترم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری تقریر کریں گے۔ امید ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سے بھی احباب مستفیض ہوں گے۔ دوست بکثرت شمولیت کریں۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۶۸ء

دنیا میں امن صرف اسلامی اصولوں سے ہی قائم ہو سکتا ہے

(۲)

دوسرا اصول قیام امن کے لئے جو اسلام دیتا ہے وہ یہ کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ دین کے معنی میں ہر وہ چیز آجاتا ہے جو انسانوں کے اختیار کرنے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً اشتراکیت بھی ایک دین ہے۔ دہریت بھی ایک دین ہے۔ اس لحاظ سے اسلام یہ اصول دیتا ہے کہ انسان کی دین کے متعلق رائے بدلنے کے لئے کسی قسم کا جبر ناجائز ہے۔ دنیا میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر جو بے انصافیاں ہوتی ہیں وہ دراصل جبر کا نتیجہ ہی ہوتی ہیں۔ جب کوئی بات دوسرے پر جبر سے منوائی جائے گی تو یہ بے انصافی ہوگی۔ جب بے انصافی ہوگی تو ظلم ہوگا اور دنیا کا امن برباد ہوگا۔ اسلام کا یہ ایسا ہمہ گیر اصول ہے کہ اگر اس کو دنیا اپنائے تو آج ہی دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

اسلام صرف یہ عام اصول دے کر ہی بس نہیں کرتا بلکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے وہ دنیا سے بے انصافی مٹانے کے لئے اور بھی نہایت کارآمد اور قابل عمل اصول پیش کرتا ہے۔ مثلاً ایک اصول یہ ہے کہ اگر کسی بشر کو بلا وجہ بغیر حق کے قتل کیا جائے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ تمام بنی نوع انسان کو قتل کیا گیا ہے۔

پھر اسلام یہ اصول دیتا ہے کہ دشمن سے بھی محض اس لئے بے انصافی نہ کرو کہ وہ دشمن قوم ہے بلکہ ضرور انصاف کرنا چاہیئے۔

لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا الخ

یعنی کسی قوم کی دشمنی تم کو اس کے ساتھ بے انصافی پر آمادہ نہ کرے۔ بلکہ چاہیئے کہ دشمن کے ساتھ بھی ٹھیک ٹھیک انصاف کے مطابق سلوک کرو۔

پھر اسلام ایک یہ اصول پیش کرتا ہے۔ کہ اگر دو فریق باہم لڑ پڑیں تو تمام لوگ مل کر ان میں صلح کرا دیں اور جس فریق کی زیادتی ہو اس کو زیادتی سے روکیں۔

اگر دونوں میں سے کوئی فریق ان کے فیصلہ کو نہ مانے اور زیادتی پر تلا رہے۔ تو پھر اس کے خلاف جبر استعمال کرنا جائز ہے۔ سب مل کر اس کا مقابلہ کریں اور اس کو راہ راست پر لائیں۔

اس طرح اسلام نے اور بھی کئی ایک اصول دیئے ہیں۔ مثلاً جنگ و جدل ہی کو لے لیجئے۔ اسلام کہتا ہے کہ لڑائی میں پہل نہ کرو۔ جہاں تک ہو سکے جنگ سے پرہیز کرو۔ لیکن جب دشمن اس طرح امن کی طرف راغب نہ ہو۔ اور حملہ کر دے تو پھر پوری قوت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرو اور اس کو بے دست و پا کرنے کی کوشش کرو۔ اگر دشمن باز آجائے۔ اور ہتھیار رکھ دے۔ تو تم بھی فوراً ہتھیار رکھ دو۔ اور زیادتی نہ کرو۔

اسلام نے بہت سے قابل عمل طریقے دنیا میں قیام امن کے لئے دیئے ہیں اور ہر بات کے لئے صحیح لائحہ عمل دیا ہے۔ تاہم اسلامی اصولوں کی بنیاد ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد پر رکھی گئی ہے۔ یہ تمام اصول اسی وقت کارآمد ہو سکتے ہیں۔ جب ان کے پیچھے خلوص ہو۔ اور ان پر عمل پیرا ہونا اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے۔ جب انسان خوف خدا رکھتا ہو۔ اسلام نے ہر کام کا انحصار خوف خدا پر رکھا ہے۔ اور بغیر خوف خدا کے اچھے سے اچھا طریق بھی اختیار کر کے وہ نتائج برآمد نہیں ہو سکتے جو قیام امن کے لئے ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ تجربہ اور عقل بے شک ہم اچھے طریق کار کی م

[redacted]

یادِ محمود

تصرّفاتِ مسیحاؑ کا ہے ثمر کہ نہیں؟
ملا ہے "مصلحِ موعود" سا پسر کہ نہیں؟
پڑھو سوانح عمری کو اور بتلاؤ
اسی کی ذات میں سچّی ہوئی خبر کہ نہیں؟

اک ارمغانِ مسیح الزمان تھا محمود
خدائے پاک کا زندہ نشان تھا محمود
غلامِ صاحبِ لولاک تھا وہ سر تا پا
نئی زمین نیا آسمان تھا محمود

سنو سنو۔ یہ محبت کی بات ہے لوگو
پیو پیو کہ یہ آبِ حیات ہے لوگو
اٹھو۔ اٹھو۔ کہ صدائے درا ہوئی ہے بلند
چلو۔ چلو کہ یہ راہِ نجات ہے لوگو

تنویر

م کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔ لیکن اگر خوفِ خدا نہ ہو تو یہ محض دکھ دا بن کے رہ جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم آجکل دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کی بڑی بڑی اقوام امن امن کا نعرہ لگا رہی ہیں۔ مگر یہ تمام فریب کاری ہے۔ امن کے قیام کے نعرہ کے پردہ میں محض طمع اور حرص کام کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اقوام میں باہم بد اعتمادی بڑھ رہی ہے۔ اور جو معاہدے اقوام ایک دوسرے سے کرتی ہیں۔ ان کے پیچھے چونکہ خلوص نہیں ہوتا۔ اس لئے جس وقت جس کا جی چاہتا ہے معاہدے کی خلاف ورزی کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس پر کوئی اخلاقی ذمہ واری اور پابندی نہیں ہوتی۔

(باقی)

- قطعہ -

مجھ کو کیا ہے اگر زمانہ ہے
میں نے تو صرف تجھ کو مانا ہے
جس کو جانا نہیں ہے کیا مانوں
تجھ کو جانا ہے تجھ کو مانا ہے

تنویر

154

اسلام کا پیشکردہ مثالی معاشرہ کس طرح قائم ہو سکتا ہے؟

مکرم محمد منظور صاحب صادق ایم۔اے گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

اسلام نے ایک کامل اور اکمل مذہب ہونے کی حیثیت سے بہترین زندگی کا جو تصور پیش کیا ہے وہ اخروی یعنی بہشتی زندگی ہے۔ اسلامی نظریہ کے مطابق یہ دنیا باوجود اپنی تمام تر دلکشیوں کے فانی ہے اور دارالابتلا ہے اور بمطابق فرمان نبی صلے اللہ علیہ وسلم آخرت کے لئے بمنزلہ کھیتی ہے۔ اور اشرف المخلوقات یعنی انسان آخرت میں اس دنیا میں کئے گئے تمام نیک و بد کی جزا سزا پائے گا۔ نیک اعمال کے نتیجہ میں اور خدا تعالےٰ کے نزدیک ان کی مقبولیت کے بعد اسی کی بے انتہا ذرہ نوازی کے طفیل جنت انسان کا مستقل اور ابدی مسکن ہوگی۔ جنت کیا ہے؟ اس کی کیفیت و کمیت کا تصور بھی ان مادی اعضا اور قوتوں سے محال ہے۔ جیسا کہ آیت قرآنی

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

سے ظاہر ہے۔ لیکن قرآن و حدیث سے اس بہشتی زندگی اور اس معاشرہ کا جو بھی تصور ملتا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں بمطابق آیت

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ

امن و امان اور فارغ البالی ہوگی اور انسان اپنی تمام دنیوی آلائشوں اور نفس پرستی کے تمام جذبات سے بالکل پاک ہوگا۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ

نیز یہ کہ اس میں ہر طرف سلامتی ہوگی۔ اور جنت میں بسنے والے تمام خوش نصیب ہر قسم کے ہم و غم سے بالکل محفوظ اپنے پروردگار کی حمد میں مصروف رہیں گے۔

مختصر یہ کہ اسلامی نظریہ کے مطابق معاشرہ کا انتہائی اور کامل ترین نقطۂ عروج جنت کی وہ زندگی ہے جو کہ امن کا گہوارہ ہے اور جہاں

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ

کی شیریں آواز جنتیوں کا استقبال کرے گی اور وہ معاشرہ اس قدر پاک اور سلجھا ہوا ہوگا کہ

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا

(سورۂ واقعہ)

ساکنین جنت کے کانوں میں کوئی لغو بات نہیں پڑے گی بلکہ ان کی زبانیں ایک دوسرے پر سلامتی ہی سلامتی اور خیر ہی خیر بھیجیں گی۔ اور ہر ایک دوسرے سے بے خوف اور مطمئن ہوگا خلاصہ یہ کہ جنت کی ساری فضا نہایت پاکیزہ اور جنت کا سارا معاشرہ تمام گناہوں، فسق و فجور اور بے اعتدالیوں سے بالکل منزہ ہوگا۔

جنت کا یہ معاشرہ اپنے امن و سکون اور قلبی اطمینان کے تمام لوازمات کا حامل ہوتے ہوئے انسانی زندگی کا ایک مثالی (Ideal) معاشرہ ہے جس کا تصور اسلام نے پیش کیا ہے۔ لیکن چونکہ جب تک ایک تصور (Ideal) قابلِ عمل و رسائی اور ممکن الحصول نہ ہو۔ اس وقت تک اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی بلکہ اسے ایک خواب اور خیال سے زیادہ وقعت نہیں دی جاتی۔ جیسا کہ قدیم یونانی فلسفیوں افلاطون و ارسطو کے زندگی اور ریاست وغیرہ کے متعلق تصورات کا حال ہے جو کہ نہ صرف محض تخیلات اور ناممکنات ہیں۔ بلکہ انسانی فطرت کے بھی خلاف ہیں۔ لہٰذا یہ امر بھی تحقیق طلب اور اسلام کی فضیلت کو ثابت کرنے کے لئے قابل التفات ہے کہ آیا اسلام کا یہ پیشکردہ مثالی معاشرہ اس دنیوی زندگی میں بھی کسی حد تک قابل عمل اور ممکن الحصول ہے اور یہ کہ اسلام نے معاشرہ کی اصلاح اور اس مثالی معاشرہ کے حصول کے لئے کیا اصول و قوانین متعین کئے ہیں۔

چونکہ اسلام کا ہی دعوےٰ ہے۔ کہ وہ انسانی فطرت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ اور انسانی زندگی اور اس کے تمام لوازمات اور جزئیات سے متعلق اس کے نظریات و افکار برحق اور مبنی بر حقیقت ہیں۔ اس لئے اپنے دعوےٰ کے عین مطابق دیگر مذاہب اور فلسفہ کے مقابلہ میں معاشرہ سے متعلق اسلام کا یہ تصور بھی نہ صرف ممکن الحصول اور قابل عمل ہے۔ بلکہ اصلاح معاشرہ اور اس مثالی معاشرہ کے حصول کے لئے اسلام کے پیشکردہ اصول بھی موثر، دلکش اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں:

آج کا انسان اپنے تدبر علم اور فلسفہ کے انتہائی عروج پر پہنچنے کے بعد بھی امن و آشتی اور زندگی کی حقیقی مسرتوں سے ہمکنار نہیں ہے۔ اور ہوس اقتدار اور اس کے نتیجہ میں وجود میں آنے والے تباہ کن آلات جنگ نے باوجود تمام تعیشات اور وسائل خوشحالی کی موجودگی کے اس کی زندگی تلخ اور اجیرن کر دی ہے۔ اور وہ امن اور سلامتی کا خواہاں ہے۔ اور سکون و اطمینان کا سانس لینا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ وہ اسلام کے اس پیشکردہ مثالی معاشرہ کی روشنی میں قیام امن اور اصلاح معاشرہ کے لئے تدابیر کو بروئے کار لائے اور اپنی مزعومہ اور تجربہ شدہ تمام تدابیر کی ناکامی پر مایوس ہونے کی بجائے اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں اور ہدایات پر عمل کرے۔ اور اس بہترین زندگی یعنی بہشتی زندگی کا نمونہ جس کا آج کا انسان محتاج اور متلاشی ہے۔ اس دنیا میں بھی مشاہدہ کرے۔ چونکہ یہی وہ معاشرہ ہے۔ جو اپنے امن و سکون اور سلامتی و خوشحالی کے لحاظ سے قابل تقلید اور تقاضائے وقت کے مطابق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس دنیا میں قیام امن اور اصلاح معاشرہ کے لئے اور بہشتی زندگی کی کیفیات حاصل کرنے کے لئے اسلام کون راہوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

پہلا طریق جو جنت آخرت اور جنت دنیا حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ اس کا ماحصل یہ ہے کہ انسان کلیۃً خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کے غیر کو اس پر کسی قسم کی کوئی ترجیح نہ دے۔ نہ قول سے نہ فعل سے بلکہ ہر وقت اپنے خالق سے ڈرتا ہے اور اس کی شان بے نیازی اور غضب سے ڈرتے ہوئے اس کی مخلوق سے بھی محبت ہمدردی اور حسن اخلاق سے پیش آئے۔ اس طریق کی طرف اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ

کہ جو شخص اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے دو جنتیں مقرر ہیں۔ دنیوی بھی اور اخروی بھی، پس دونوں جہانوں میں حقیقی مسرت اور خوشی، امن اور خوشحالی کی زندگی حاصل کرنے کا سب سے اول اور مقدم طریق یہ ہے کہ انسان باوجود اپنی تمام تر مادی ترقیات اور عروج کے اپنے خالق کی طرف رجوع کرے۔ یہی وہ اہم پیغام ہے جو کہ اسلام کی طرف سے بطور انذار اور تبشیر کے ہمارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے یورپ کی مادہ پرست اقوام کو عین وقت پر پہنچا دیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

قیام امن کا متلاشی آج کا انسان جس وقت بھی اسلام کے اس تیر بہدف نسخہ کو اپنائے گا۔ تو لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ اس حیثیت اللہ کی بدولت کوئی قدم اپنے خالق کی مرضی کے خلاف نہیں اٹھائے گا۔ اور اس کے اوامر کی بجا آوری اور نواہی سے گریز کا پابند ہو کر ہر قسم کے گناہوں اور سرکشیوں سے پاک، اس کی روح ہر وقت آستانۂ الٰہی پر جھکی رہے گی۔ اور اس تمام تر تبدیلی کا نتیجہ دلی اطمینان اور سکون کی صورت میں نمودار ہوگا۔ جو کہ جنتی زندگی کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور وہ معاشرہ قائم ہو جائے گا۔ جس میں ایک ہی خالق کی مخلوق ہونے کی حیثیت سے کسی فرد یا قوم کو دوسرے فرد یا قوم پر کوئی فضیلت نہیں ہوگی۔ جو کہ دراصل تمام فساد کی جڑ اور ہوس اقتدار کی محرک ہے۔ دلی اطمینان اور معاشرہ کی یہ مساوات اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے جذبات محبت یہی وہ امور ہیں۔ جو کہ امن و آشتی کی فضا پیدا کرنے کے ضامن ہوں گے۔ اور دنیا فی الحقیقت ایک جنت ہوگی۔ جس میں داخل ہونے والا ہر نوزائیدہ اپنی آمد کے وقت بھی

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ

کی کیفیت پائے گا۔ اور یہاں سے رخصت اور جنت آخرت میں داخل ہوتے وقت بھی ملائکۃ اللہ کا انہی الفاظ سے اس کا خیر مقدم کریں گے۔ اور یہی زندگی کا مقصد و مدعا ہے۔

خدا تعالےٰ پر ایمان اور پھر خشیت اللہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے انقلاب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف دلنشین پیرایوں میں ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً ایک جگہ اس نکتہ کی یوں وضاحت فرماتے ہیں:-

"استیلاء خوفِ الٰہی بھی ایک ایسی شے ہے جو گناہوں کو دُور کرتی ہے اور ان سے بچاتی ہے۔ یہ ذریعہ ایسا ہے جیسے پولیس کے خوف سے انسان قانون کی خلاف ورزی سے بچتا ہے ..... یہ امر انسان کی فطرت اور رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے کہ شدّتِ خوف سے بچتا ہے جیسے ..... کہ شیر کے سامنے اگر بکری کو باندھ دیویں تو وہ گھاس نہیں کھا سکتی یا حاکم کے سامنے کوئی انسان اکڑ کر کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ وہ اس کے سامنے نہایت عاجزی اور احتیاط سے خاموش کھڑا ہو گا۔ یہ احتیاط اور عجز اور خوف حاکم کے رعب اور حکومت کا نتیجہ ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم)

ایک اور مقام پر اسی مضمون کو اس طرح بیان فرماتے ہیں:-

"وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں ان کو دو جنّتیں ملتی ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے کہ ایک جنّت تو وہ ہے جو مرنے کے بعد ملتی ہے دوسری جنّت اس دُنیا میں عطا ہوتی ہے اور یہی جنّت اس دوسری جنّت کے ملنے پر بطور گواہ واقعہ ٹھہر جاتی ہے۔ ایسا مومن دُنیا میں بہت سے دوزخوں سے رہائی پاتا ہے۔ مختلف قسم کی بد اخلاقیاں، یہ بھی دوزخ ہی ہیں۔" (ملفوظات جلد ہشتم)

پس اگر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور اس کے غضب سے ڈرتے رہنے سے ہر شخص گناہ سے باز آجائے گا اور نیکیاں ہی نیکیاں اُس سے سرزد ہوں گی تو یہی دنیا امن اور سلامتی کا مسکن بن جائے گی۔ اور انسان جنّت کا نمونہ اسی دُنیا میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرے گا۔

لیکن ـــــ چونکہ انسان فطرتاً کمزور اور ضعیف واقع ہوا ہے اور بوجہ اپنی طینی خصلت اور شیطانی حملوں کے گناہ کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے اس لئے اسلام نے اس جنّتِ ارضی کے قیام کے لئے ایک اور بہترین طریق کی نشان دہی فرمائی ہے۔ اور دراصل یہ گُر بھی مندرجہ بالا پہلے گُر کا ہی ایک پہلو ہے۔

اصلاحِ معاشرہ سے متعلق اسلام کے اس دوسرے طریق اور زرّیں گُر کا بنیادی پہلو یہ ہے کہ ہر شخص دوسرے شخص پر بطور نگران ہے۔ اور اس حیثیت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر انسان کا اوّلین فریضہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ" تم میں سے ہر ایک گڈریا (یعنی نگران) ہے جس سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس تعلیم کے مطابق ہر شخص کو اس سے متعلق دوسرے افراد کے اعمال و افعال کے متعلق پوچھا جائے گا۔ یعنی ایک شخص نہ صرف اپنے اعمال کا جواب دہ ہے بلکہ اپنے ماتحتوں، عزیزوں اور دوسرے تعلقداروں کے اعمال کا بھی اُس سے محاسبہ کیا جائے گا۔

ایک اور جگہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

"تم میں سے جو شخص بُرائی دیکھے اور اس میں اس بات کی طاقت ہو تو وہ اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اور اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں بُرا منائے اور یہ کمزوری کے لحاظ سے ایمان کا آخری درجہ ہے۔"

ان سے ظاہر ہے کہ اسلام کے نزدیک ہر فرد دوسرے افرادِ معاشرہ پر نگران ہے اور بحیثیت ایک نگران کے اُس کا فرض ہے کہ جب بھی وہ کسی بدی، بُرائی اور زیادتی کا ارتکاب ہوتے دیکھے تو وہ قول و فعل، طاقت اور نصیحت، جس طرح بھی ممکن اور مناسب ہو سمجھانے کی کوشش کرے۔ اور جُرم خواہ وہ معاشرتی ہو یا مذہبی، سیاسی ہو یا قومی، کا ارتکاب کرنے والے فرد کو اپنے فعل سے باز رکھنے کی فکر کرے۔

اس طریقِ اصلاح کی اہمیت اس امر سے واضح ہو جاتی ہے کہ اگر دُنیا کا ہر فرد اس پر آج بھی عمل شروع کر دے تو دیکھتے ہی دیکھتے دُنیا سے نہ صرف گناہ اور فسق و فجور دُور ہو سکتے ہیں بلکہ اقوام اور ممالک کی باہمی رقابتیں اور ایک دوسرے کو تباہ کرنیوالے آلاتِ جنگ کی تیاری کی دوڑ بھی یکدم اپنا رُخ بدل دے کیونکہ قومیں، افراد کا ہی مجموعہ ہیں۔ اگر ہر فرد اپنی اصلاح کے بعد دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرے گا تو نتیجۃً اقوام کی اصلاح ہو گی جس کا آخری انجام یہ ہو گا کہ یہ دُنیا سچ مچ امن اور آشتی کا گہوارہ بن جائے گی۔ جب کسی فرد، ملک یا قوم کو اس بات کا پتہ ہو کہ اس کی کسی بد اخلاقی، ملکی اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں ہر جہت سے مذمّت کی جائیگی اور فی الحقیقت ایسا عمل میں بھی وقوع ہو جائے اور تمام عالمی معاشرہ پُوری قوت کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ماتحت اس کا مخالف ہو جائے تو کسی صورت میں بھی وہ فرد، ملک یا قوم ایسے فعل کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ اور یہی اصول ایک پائدار امن کا پیش خیمہ ہو گا۔

اگر ہر بُرائی، گناہ اور تعدّی کا اسلام کے اس سُنہری اصول کے مطابق انفرادی اور اجتماعی رنگ میں مقابلہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم جو وہ دُنیا تباہی کے اس ہولناک گڑھے سے جس کے کنارے وہ آلگی ہے بچ کر نکل جائے۔ اور دنیا کا سارا معاشرہ بالکل بہشتی معاشرہ کا رنگ اختیار نہ کرے تاکہ آج کا انسان فی الحقیقت اس دنیا میں آرام و اطمینان کا سانس لے سکے۔

مختصر یہ کہ۔ انسان گناہ اور زیادتی پر دلیری اُس وقت کرتا ہے جبکہ اُسکے دل میں اوّلاً۔ خدا تعالےٰ کا ڈر اور خوف اور ثانیاً اپنے اردگرد سے کسی قسم کی مزاحمت اور مخالف کا اندیشہ نہ ہو۔ لہذا جب بھی دُنیا کا ہر فرد اسلام کے بتائے ہوئے ان دونوں اصولوں کو اپنائے گا تو وہ یقیناً اُس مثالی معاشرہ کے قریب آجائے گا جس کا نام جنّت یا بہشت ہے۔

لیکن بصورت دیگر اگر ہر شخص، قوم اور ملک اپنی آنکھوں کے سامنے ایک دوسرے کو گناہ، ظلم و ستم اور فسق و فجور کا مرتکب ہوتے دیکھے اور اس کی طرف سے آنکھیں بند کرلے تو لازماً پُورا معاشرہ گندہ، متعفن اور زندگی کے لئے خطرناک ہو جائے گا۔ اور بدی اور ظلم کا احساس ہی مٹ جائے گا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اصول کی اہمیت اور نزاکت کے پیشِ نظر ہی اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو حضرت داؤد اور حضرت عیسےٰ علیہم السلام کے ذریعہ ملعون قرار دیا اور وجہ یہی بتائی کہ

كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ۔

(مائدہ)

یعنی وہ ایک دوسرے کو کسی ناپسندیدہ بات سے جس کے وہ مرتکب ہوتے، روکتے نہ تھے۔

اس سے اسلام کی اس پُرحکمت تعلیم کی اہمیت اور اصلاحِ معاشرہ میں اس کی کامیابی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جس کی رُو سے ہر شخص دوسرے شخص پر نگران ہے اور اُسے اس بات کا ذمّہ دار قرار دیا گیا ہے کہ جب بھی وہ کوئی بُرائی اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتی دیکھے تو وہ حکمت کے ساتھ اس کے انسداد کی کوشش کرے۔ لیکن یہ بات قطعاً مناسب نہیں کہ وہ یا تو بالکل آنکھیں بند کرلے اور اصلاح کی کوئی کوشش نہ کرے اور یا پھر بجائے سمجھانے اور اصلاح کی کوشش کرنے کے گناہ اور کمزوری کی تشہیر کرتا پھرے اور اس طرح گناہ کو بڑھانے کا موجب بنے۔

پس اسلام نے بہترین زندگی کے جس حسین اور مثالی معاشرہ کا جنت کی صورت میں تصوّر پیش کیا ہے وہ نہ صرف اُخروی زندگی کے لئے ممکن الحصول ہے بلکہ اگر انسان اسلام کی بتائی ہوئی ان تدابیر کو اختیار کرے تو وہ اس دُنیا کو بھی آرام و سکون اور مسرّتوں اور خوشیوں کی آماجگاہ بنا سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کے اس فرمان اور وعدہ کہ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ کا عملی مشاہدہ اس دارالابتلاء میں بھی کر سکتا ہے جو کہ موجودہ معاشرہ کا تقاضا ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے اس لئے بارہ ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

محترم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ آف نوشہرہ کا ذکرِ خیر

(مکرم مرزا مبارک احمد صاحب)

(قسط نمبر ۲)

جب بھی مرکز سے کوئی مبلغ یا انسپکٹر وغیرہ تشریف لاتے۔ انہیں اپنے ہاں ٹھہراتے اور خوشی محسوس کرتے۔ مہمان کے آرام کا اور جماعت کے مفاد کا بہت خیال رکھتے۔ جماعت کی طرف سے کوئی ذمہ داری آپ کو ملتی تو اس وقت تک آپ کو چین نہ آتا جب کہ اس ذمہ داری کو نبھا نہ لیتے۔

آپ کی اولاد راقم الحروف کے والد صاحب کے علاوہ ۴ لڑکے اور ۳ لڑکیاں ہوئیں۔ (جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے)۔ آپ نے یہ صدمے صبر جمیل سے برداشت کئے۔

آپ نے سماجی بہبود کے کاموں میں بھی بہت حصہ لیتے۔ چنانچہ آپ مختلف سوسائٹیوں اور انجمنوں کے صدر یا سیکرٹری رہے۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب (پراونشل امیر) اپنی کتاب تاریخ احمدیہ ضلع پشاور میں لکھتے ہیں:-

"بدوران قیام نوشہرہ باشندگان نوشہرہ کی درخواست ۵ جنوری ۱۹۳۳ء بنایت ۱۹۵۰ء اسلامیہ ہائی اسکول نوشہرہ چھاؤنی کے سیکرٹری رہے۔ اور ان کی محنت اور قابلیت کا زندہ گواہ اسلامیہ ہائی اسکول نوشہرہ کی وہ شاندار عمارت جو اس وقت موجود ہے۔ (موجودہ گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ ناقل) دوبارہ گرلز ہائی سکول کے سیکرٹری ماہ ستمبر ۱۹۴۳ء لغایت ۱۹۵۱ء تک رہے۔"

اس کے علاوہ آپ انجمن تعلیم القرآن کے سیکرٹری بھی رہے۔ انہی خدمات کے باعث رہائیان نوشہرہ آپ کی عزت کرتے۔ اور حاکم وقت نے آپ کی ان سماجی بہبود کی خدمات کے صلے میں تمغہ عطا فرمایا۔

۱۹۴۲ء میں آپ کو سابق صوبہ سرحد کا (پراونشل امیر) مقرر کیا گیا۔ اور چند سال تک آپ کو اس عہدہ پر بھی خدمت دین کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ نے کبھی زمانہ کے فیشن کی پرواہ نہ کی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے کہ میں فیشن کے پیچھے نہیں بھاگتا۔ البتہ فیشن میرے پیچھے بھاگے گا۔ پاس دو دھیاں رکھتے اور محلہ کے ضرورتمندوں کو دیتے۔ اگر کوئی مشکل میں ہوتا اور آپ کو پتہ چل جاتا تو اس کے پاس جاتے اور دلجوئی فرماتے تھے۔ بچوں سے ہمیشہ نرمی سے پیش آتے۔ میں نے کبھی آپ کو غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا آپ باتوں باتوں میں سمجھانے اور کام کی بات بتاتے۔ آپ کا سمجھانے کا ڈھنگ بہت نرالا تھا۔ جب میں آپ کے پاس رہتا تھا تو شروع میں آپ نے کبھی پند و نصیحت نہیں کی کہ کس طرح رہنا چاہیئے بلکہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی مختلف کتب ہاتھ میں دے دیتے اور فرماتے کہ فلاں جگہ سے مجھے پڑھ کر سناؤ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یہ اقتباس کہ احمدی نوجوان کو فوجی کی سی زندگی گزارنی چاہیئے۔ اکثر مجھ سے پڑھواتے۔

آپ کو قرآن سمجھنے اور سمجھانے کا بہت شوق تھا اور اس کے لئے کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ اکثر نوٹ تیار کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتب اور تقریروں کا غور سے مطالعہ کرتے اور ان کی جلدوں کو سنبھال کر رکھتے۔ جماعت کے تمام رسائل و اخبار منگواتے۔ کئی دفعہ آپ خوشی سے اور ایک لحاظ سے فخر سے فرماتے کہ دیکھو میرا خریداری نمبر الفضل ۱ ہے یعنی ابتدائی خریداروں میں سے تھے۔ جو بھی نئی کتاب چھپتی ضرور خریدتے اور مطالعہ کرتے۔ جماعت کے اہل قلم اور اہل قلم احباب کی بہت عزت کرتے تھے۔

اگرچہ آپ کی نظر آخری چند سالوں میں کمزور ہو گئی تھی۔ لیکن فجر اور مغرب کی نماز پڑھنے ضرور تشریف لے جاتے مسجد کا راستہ بہت خراب ہے بدبو میں ایک ہلکی سی ندی بھی آتی ہے۔ کئی دفعہ آپ گر بھی پڑتے۔ چوٹ بھی آئی۔ لیکن معمول میں کوئی فرق نہ آیا۔ اور کوشش سے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے تھے

آپ کو دل کی بیماری کا دورہ چند سال قبل ہوا تھا۔ لیکن بفضلہ تعالےٰ افاقہ ہو گیا۔ اور آپ حسب معمول کام کرنے لگے گذشتہ سال ۲ دسمبر کو پھر دورہ پڑا اگرچہ علاج معالجے سے کچھ افاقہ ہوا۔ لیکن ۱۰ دسمبر کو ۳ بجے بعد از دوپہر اچانک آپ کی طبیعت خراب ہو گئی۔ اور آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۲ سال تھی آپ کی وفات کی خبر فوراً اس علاقے میں پھیل گئی۔ اور بڑی تعداد میں لوگ آپ کا آخری دیدار کرنے آ گئے۔ آپ کی وفات کی خبر سابق صوبہ سرحد کے اخباروں میں نمایاں طور پر چھپی۔ چنانچہ خیبر میل پشاور نے ۱۵ دسمبر ۱۹۶۷ء پہلے صفحے پر لکھا:-

"مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ کے مشہور وکیل اتوار کے روز وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۷۲ سال تھی۔ مرزا صاحب شہر کے ایک ممتاز سماجی کارکن تھے۔ وہ انجمن تعلیم القرآن کے سیکرٹری۔ اسلامیہ ہائی سکول کے منیجر گرلز ہائی سکول کے سیکرٹری اور نوشہرہ ایسوسی ایشن کے سابق صدر تھے۔ نوشہرہ کی عدالتیں آپ کے سوگ میں ایک دن بند رہیں۔"

(خیبر میل پشاور)

مورخہ ۱۱ دسمبر کو آپ کا جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ خاکسار کے والد ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب ایڈیا لوجسٹ ہسپتال کوئٹہ بھی غیر معمولی حالات میں وقت پر پہنچ گئے نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی نماز سے قبل حضور ایدہ نے تفصیلات دریافت فرمائیں۔ بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی میں آپ کی تدفین ہوئی دعا مولانا ابوالعطا صاحب نے کروائی احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت فردوس میں بلند مقام عطا فرماوے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرماوے آمین

155

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ (نذیر بیگم بنت مولوی عبدالخالق صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعودؑ) مورخہ ۱۴/۲/۶۸ بروز جمعرات بوقت ۷ بجے شب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بوقت وفات عمر ۶۵ سال تھی۔ والدہ مرحومہ عرصہ دو سال سے بوجہ فالج بیمار تھیں لیکن پھر بھی صحت اچھی تھی۔ جب تک صحت ٹھیک رہی پابند صوم و صلوٰۃ رہیں۔ احباب جماعت والدہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکے دو لڑکیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

(مقبول احمد بھٹی۔ محلہ دارالصدر غربی (ب) ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ چار سالہ ٹریڈ اپرنٹس کورس

شرائط ۱۔ امیدوار پاکستانی ہو۔ ۲۔ کورس کی تکمیل پر چار سال ملازمت کے لئے بانڈ پُر کرنا ہوگا۔ ۳۔ وظیفہ سال اول ۔/۶۰ سال دوم ۔/۶۵ سال سوم ۔/۷۰ سال چہارم ۔/۷۵

تعلیمی قابلیت:- مڈل پاس یا اسکے برابر۔ عمر ۱۴ تا ۱۸ سال۔

درخواست مجوزہ فارم پر جو ۲۵ پیسے میں ڈویژنل آفس کے سپرنٹنڈنٹ سے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کا کارڈ دکھانے پر ملے گی۔

درخواست پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۹/۳/۶۸۔ درخواست مکمل مع ضروری مصدقہ سرٹیفکیٹس اور فوٹو کی دو کاپیاں بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ورکشاپ پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ اپرنٹس ٹریننگ سنٹر مغلپورہ۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۲/۶۸) (ناظر تعلیم و تربیت)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ اور چٹ نمبر کا حوالہ خوشخط لکھا کریں

درخواست دعا

جن جماعتوں نے سال رواں کی تیسری سہ ماہی کے آخر تک صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کا تندرجی بجٹ پورا کر دیا ہے۔ یعنی سالانہ بجٹ میں کم از کم تین چوتھائی حصہ ادا کر دیا ہے۔ ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے۔ ان جماعتوں کی فہرست نیچے درج ہے تا احباب جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کی قربانی قبول فرمائے اور دین و دنیا کی برکات سے نوازے اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر اپنی راہ میں قدم مارنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ دوسری جماعتیں جو ابھی تندرجی بجٹ پورا نہیں کر سکیں ان کے لئے بھی دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب صدر انجمن کے مالی سال کی آخری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ ان چندوں کی وصولی کے لئے اپنی کوششوں کو زیادہ تیز کریں تا سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ج - جماعتہائے احمدیہ جو صرف چندہ عام وحصہ آمد کا بجٹ تین چوتھائی سے زیادہ ادا کر چکی ہیں۔

مرکز ربوہ:- دارالصدر شرقی - دارالرحمت وسطی دارالیمن - دارالعلوم۔

ضلع سرگودھا:- کھائی کلاں - احمد آباد جنوبی چک ۷۹ ش - چک ۸۶ ج۔

ضلع میانوالی:- چک ۷۷ چک ۷۰ T.D.A ۱۲۰.L.A

ضلع لائلپور:- چک ۵۸ ٹکڑا - چک ۱۰۰ چوہدریوالہ - تاندلیانوالہ - چک ۱۷۱ گ ب چک ۵۱۹ گ ب۔

ضلع لاہور:- حلقہ پرانی انارکلی - (لاہور) لاہور چھاؤنی۔

ضلع شیخوپورہ:- چک ۱۸ بھوڈو - مریدکے

ضلع گوجرانوالہ:- مانگٹ اونچے - ایمن آباد سلہوکے - گوجرانوالہ

ضلع سیالکوٹ:- سمبڑیال - وسن کے - بن باجوہ - پسرور - تلونڈی بھنڈراں

ضلع گجرات:- کیرانوالہ - گوئریالہ

ضلع جہلم:- چک جمال۔

ضلع کوہاٹ:- پاڑہ چنار

ضلع ملتان:- لودھراں۔

ضلع بہاولنگر:- چک ۱۶۶ م راد

ضلع بہاولپور:- چک ۶۳ ش ۔ شمالی - بہاولپور

ضلع رحیم یار خان:- بستی جھول - چک ۲۵ م نہر آب حیات - چک ۱۰۶ م - چک ۳۲ م سنجر پور

ضلع تھرپارکر:- نوکوٹ

ط - جماعت ہائے احمدیہ جو صرف چندہ جلسہ سالانہ کا تین چوتھائی بجٹ پورا کر چکی ہیں۔

ضلع جھنگ:- احمد نگر متصل دبوہ - ککی نو چک ۵ ایل۔

ضلع میانوالی - بھکر۔

ضلع سرگودھا:- گھوگھیاٹ - چک ۸۸ ش - چک ۹۸ ش - چک ۱۰۲ ش چک ۳۸ ج

ضلع لائلپور:- چک ۲۰۹ ب - چک ۲۳۳ گ ب کوٹی جنڈانوالہ

چک ۲۶ ج - ب کلاں - چک ۸۹ ج - ب رتن پیر محل - چک ۲۹۶ ج ب جھیاپور چک ۵۶-۵۵ گ ب چک ۱۶ گ - ب سنتو کوگرا - چک ۲۶۹ گ ب

ضلع لاہور:- مصری شاہ - ہانڈو گوجر راجہ جنگ۔

ضلع شیخوپورہ - جھبران - چک ۱۱۷ چھور چک ۲۵ مرڈ - پنڈی چری - کوٹ دیالداس آنبہ کرمپورہ۔

ضلع گوجرانوالہ:- وزیرآباد - جہلن

ضلع گجرات:- سرائے عالمگیر - چک ۹

ضلع سیالکوٹ:- ڈنڈ پسرور - کھردیاں کوروالی - گوہلپور - دسکل پور - بھلیاں کوٹ کرم بخش - مہدی پور - کنھروالی کھروئے کلاں - باٹھانوالہ۔

ضلع جہلم:- چکوال - دوالمیال - برجوکی

ضلع راولپنڈی:- گوجر خاں - پنڈ بھیگووال کہوٹہ۔

آزاد کشمیر:- مظفرآباد - باغ۔

ضلع ڈیرہ غازیخان:- ہیرو شرقی غربی بستی چوہدری شرف الدین۔

ضلع مظفر گڑھ:- شہر سلطان

ضلع ساہیوال:- عارف والا چک ۳۵ ا - ایل - قبولہ - میرلس - چک ۲۸۵ ای - بی - چک ۲۳ ای بی چک ۵۵ ا - ایل محمود آباد۔

ضلع ملتان:- سرائے سدھو - کوٹھیوالہ چاہ جیون سنگھ - بھینی خدا بخش۔ چک ۴۲۴ B.W.

ضلع بہاولنگر:- چک ۱۵-۲۱۲ - چک ۱۸۱ ۹-آر

ضلع رحیم یار خان:- چک ۲۰ م بستی جھول

ضلع سکھر:- سکھر

ضلع لاڑکانہ:- الٰہ آباد

ضلع خیرپور:- گوٹھ نتھے خان

ضلع نوابشاہ:- باندھی - گوٹھ امام بخش چک ۲۱ دودھ۔

ضلع تھرپارکر:- محمد آباد اسٹیٹ - کریم نگر ڈگری۔

ضلع حیدرآباد:- ٹنڈو محمد خان - گلاڈچی سنجر نگر

مشرقی پاکستان:- شیل پرش۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کی خدمت میں گذارش ہے کہ بعض احباب براہ راست یا بذریعہ سیکرٹری صاحب مال اخبار الفضل کا چندہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجواتے ہیں لیکن پوری تفصیل درج نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان رقوم کی تعمیل نہیں ہو سکتی۔ آئندہ آپ جس طریق سے اخبار کا چندہ بھجوائیں اسکے ساتھ تفصیل ضرور درج کروائیں۔ اگر نیا اخبار جاری کرنا ہو۔ تو لفظ "نیا" ضرور لکھیں۔ اخبار پہلے جاری ہے تو چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔ اور اس کے ساتھ چندہ بھجوانے کی اطلاع بذریعہ خط مینیجر الفضل کو بھی دے دیا کریں تاکہ تعمیل میں کسی قسم کی کوئی دقت پیش نہ آئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ایک ہونہار احمدی لڑکی کی وفات

ڈاکٹر نوشاد خان صاحب ڈائریکٹر اینیمل ہسبنڈری پشاور کی دختر نیک اختر نصرت بیگم جو ایم۔ ایس۔ سی۔ کلاس کی طالبہ تھی اور ہر کلاس میں اول آتی تھی۔ مرحومہ ۲/۶۸ کو لاہور کے فوجی ہسپتال میں سر کے پھوڑے کے آپریشن کے دوران نذر اجل ہو کر اپنے والدین اور اقربا کو گہرے صدمہ کا داغ دے گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش ۳/۶۸ کو صبح ۶ بجے ہرتی پہنچائی گئی۔ مردان نوشہرہ۔ پشاور وغیرہ اطراف کے احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کا ثواب حاصل کیا۔ آدم خان صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحومہ بہت نیک پابند صوم صلوٰۃ اور تعلیم و عقل و دانش میں ممتاز تھی۔ اس کی اچانک وفات سے اس کے والدین اور اقربا کو بہت صدمہ ہوا ہے۔ قاضی محمد عمر صاحب آف ہرتی کی وہ نواسی تھیں۔ [illegible] مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور اسکے پسماندگان کے لئے صبر جمیل و بہتر صلہ عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عرفان۔ امیر جماعتہائے احمدیہ۔ ضلع ہزارہ۔ مقام مانسہرہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص عنایت نامی ہے۔ جس کی ایک آنکھ میں سفیدی (پھولا) ہے۔ عمر قریباً چالیس سال اچھا لمبا اونچا جوان ہے۔ اپنی سابقہ رہائش پھیرو چیچی متصل قادیان اور حال سچا سودا۔ متصل چوہڑکانہ منڈی بتلاتا ہے۔ اپنے آپ کو احمدی اور صحابی کا بیٹا ظاہر کرتا ہے۔ مختلف بہانوں سے امداد کا طالب ہوتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب وہ سیالکوٹ کی طرف گیا ہے احباب محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

پتہ مطلوب ہے

شمس السلام ظفر اور بدر السلام سعید فتح آباد۔ ضلع حصار (مشرقی پنجاب) کے رہنے والے تھے قیام پاکستان کے بعد دارالرحمت بلڈنگ ریلوے روڈ گجرات میں قیام پذیر رہے ہیں اگر کسی دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو یا وہ خود پڑھیں تو عزت دیدی ۶ رحمان سٹریٹ فلیمنگ روڈ۔ لاہور کو اپنے پتہ سے آگاہ فرمائیں۔

(خاکسار مشتاق احمد بٹ اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ بیراج پراجیکٹ سنی ویو کشمیر روڈ لاہور)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری بیوی مختلف عوارض کے باعث بیمار ہے۔ (گلزار احمد زرگر بازار کلاں چنیوٹ)

(۲) خاکسار کی اہلیہ عرصہ آٹھ سال سے دل کے دورہ میں مبتلا ہے۔ اور بندہ بہت پریشان ہے

(کریم الدین جمال خانوالہ لائلپور)

احباب ان ہر دو کے لئے دعا فرماویں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

دو نئے شہروں پر حملہ

سائیگون ۱۵ فروری۔ چھاپہ ماروں نے جنوبی ویٹ نام کے کل دو نئے شہروں پر حملہ شروع کر دیا ہے ان میں سے ایک میکانگ ڈیلٹا اور دوسرا سائیگون کے شمال میں واقع ہے۔ دونوں شہروں میں خوفناک جنگ ہو رہی ہے ادھر شاہی دارالحکومت ہوئے میں لڑائی انتہائی مارک فیز میں داخل ہو گئی ہے ہزاروں ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ زخمیوں کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہو گیا ہے شمالی ویٹ نام کی خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ سڑکوں پر خون بہہ رہا ہے۔ جگہ جگہ لاشیں پڑی سڑ رہی ہیں اور دو ہزار سال پرانا شہر جل رہا ہے۔ ہوئے کا تاریخی قلعہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور اس کی صرف دیواریں باقی رہ گئی ہیں۔ اس کے باوجود چھاپہ مار یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ شہر پر اب بھی ان کا قبضہ ہے۔

چھاپہ ماروں نے آج کیس تھوک اور ڈانوک کے فوجی اڈوں پر بھی سخت حملے کئے اور بہت سے ہیلی کوپٹر اور طیارے تباہ کر دیئے گئے اور سائیگون میں بے گھر ہونے والوں کی تعداد پونے دو لاکھ تک پہنچ گئی ہے اور انہیں سو مراکز میں پناہ دی گئی۔

مغربی بنگال اسمبلی میں دست بدست لڑائی

کلکتہ ۱۵ فروری۔ مغربی بنگال اسمبلی کا ہال کل ایک گھنٹہ تک میدان جنگ بنا رہا۔ متحدہ محاذ کے ارکان اور کانگرسیوں میں دست بدست لڑائی ہوئی۔ متحدہ محاذ کے ارکان نے گورنر کو تقریر نہیں کرنے دی۔ اور ان کی کرسی پر قبضہ کر لیا۔ اس ہنگامہ میں متعدد ارکان زخمی ہو گئے عوامی جمہوریہ محاذ اور کانگریس کی مخلوط حکومت نے کل اعلان کیا تھا کہ کل اسمبلی کا بجٹ اجلاس ہو گا۔ اور متحدہ محاذ نے دھمکی دی تھی کہ وہ یہ اجلاس نہیں ہونے دے گا۔ شہر میں رات ہی سے کشیدگی پھیلنی شروع ہو گئی تھی اور احتیاط کے طور پر فوج کو طلب کر لیا گیا تھا۔ یہ ہنگامہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا بہت سے ارکان زخمی ہوئے۔ ان میں سے کچھ کو شدید زخم آئے۔

اردن کی سرحدوں پر اسرائیلی فوج کا اجتماع

عمان ۱۵ فروری۔ عمان کے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ اسرائیل اردن پر عام حملہ کرنے کے لئے بہانے تلاش کر رہا ہے۔ اور اس کی فوجیں بھاری تعداد میں اردن کی سرحدوں پر جمع ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ سے اسرائیلی حکومت اردن پر مسلسل یہ الزام عائد کر رہی ہے کہ اردن جنگ بندی کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے حالانکہ صورت حال اس کے برعکس ہے ابتداء ہمیشہ اسرائیل کی جانب سے ہوتی ہے اور اردن کی فوجیں جوابی کارروائی کرتی ہیں۔

ان ذرائع نے کہا کہ ایک بات بالکل واضح ہے کہ اردن کی فوجیں اپنا دفاع کرنا جانتی ہیں اور اسرائیلی فوج اس بات سے بھی اچھی طرح واقف ہے کہ ہم لڑنا جانتے ہیں انہوں نے کہا کہ جلد یا بدیر اسرائیل کو اپنا رویہ تبدیل کرنا پڑے گا۔ اردن کے عوام اور فوج یہ تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ بیت المقدس اور دریائے اردن کا مغربی کنارہ اسرائیل سے واپس لیا جائے گا ایسے آثار موجود نہیں کہ اسرائیل انہیں امن طور پر واپس کر دے۔ ان حالات میں ہمیں اول آخر لڑنا ہے اس لئے ہم اسرائیل کی ان دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوں گے کہ اسرائیل ہم پر فضائی کارروائی کرے گا۔

روس بھارت کو بھاری اقتصادی امداد دے گا

نئی دہلی ۱۵ فروری۔ بھارت کو زبردست فوجی امداد دینے کے بعد اب سوویت حکومت اس کی گری ہوئی اقتصادی حالت کو سنبھالا دینے کے لئے بھاری اقتصادی امداد دے گا۔ سوویت اقتصادی وفد کے قائد مسٹر ٹولوشوف نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بھارت کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے روس اور بھارت کے درمیان کئی معاہدے ہوئے ہیں انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ ان معاہدوں کی تکمیل کے بعد بھارت کی اقتصادی حالت مستحکم ہو جائے گی۔

اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ روسی حکومت کا بھارت کو بڑے پیمانے پر اقتصادی امداد دینے کا فیصلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھارتی حکومت کی گرتی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ روسی وفد کے قائد نے دو روز قبل نئی دہلی میں اعلان کیا تھا کہ روس بھارت میں تیار کئے ہوئے ریلوے انجن خریدے گا۔ اس کے علاوہ بھارت کی بنائی ہوئی دوسری مصنوعات کی روسی منڈیوں میں زبردست مانگ ہے اور روس اس سلسلے میں ہمدردانہ رویہ اختیار کرے گا۔ بڑی مقدار میں بھارتی مصنوعات خریدنے کی پیشکش کے علاوہ روسی حکومت بھارت میں تیل اور قدرتی گیس کے ذخائر دریافت کرنے میں امداد دینے کا پہلے ہی فیصلہ کر چکی ہے اور روسی ماہرین نے خلیج کمبے کے سروے کا کام شروع کر دیا ہے۔

مسٹر عبدالجبار خان حج وفد کے قائد ہوں گے

ڈھاکہ ۱۵ فروری۔ اس سال پاکستان سے جو حج وفد سعودی عرب جائے گا اس کے قائد فوجی اکبی کے سپیکر مسٹر عبدالجبار خان ہوں گے یہ وفد پانچ مارچ کو کراچی سے سعودی عرب روانہ ہو جائے گا۔ مسٹر عبدالجبار خان جو مشرقی پاکستان کا دورہ کرنے کے بعد ڈھاکہ پہنچے ہیں یکم مارچ کو واپس راولپنڈی آ جائیں گے۔ جس کے بعد وہ کراچی جائیں گے۔ جہاں سے وہ سعودی عرب روانہ ہوں گے۔

یونیورسٹی کے امتحانات یکم جون سے ہوں گے

لاہور ۱۵ فروری۔ پنجاب یونیورسٹی کے بی اے، بی ایس سی۔ اور ایم اے ایم ایس سی۔ کے امتحانات کی نئی تاریخوں کا اعلان کیا ہے۔ اعلان کے مطابق بی اے۔ بی ایس سی۔ کے امتحانات یکم جون ۱۹۶۸ء اور ایم اے۔ ایم ایس سی۔ کے امتحانات ۲۵ جون ۱۹۶۸ء سے شروع ہوں گے۔ اس سے پیشتر یونیورسٹی نے ان امتحانات کے لئے آئندہ اپریل اور مئی کی تاریخوں کا اعلان کیا تھا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی۔ اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کے لئے جاری رہے گی غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید)

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والی فرم

ایس ایس آئی

مثلاً

۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین — ۱۵ ایمپیئر شو تھری پن

پلگ دو پن مسالہ دو پورسلین — ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز، سمالہ انڈسٹری سٹیٹ سیالکوٹ

درخواستِ دعا!

۱۔ خاکسار کئی دنوں سے بعارضہ بواسیر خونی بیمار ہے۔ اور اب کمزوری بہت ہو رہی ہے۔ (شریف احمد ایف اے ایس ڈی۔ گورنمنٹ سکول سکھ ضلع مظفر گڑھ)

۲۔ جنوری کے آخری ہفتہ میں میرے لڑکے ڈاکٹر طاہر محمود جو سروسز ہسپتال لاہور میں متعین ہے کی دائیں ران کی ہڈی موٹر کے حادثہ کی وجہ سے شکستہ ہو گئی۔ عزیزم سروسز ہسپتال میں ہی زیر علاج ہے۔ ٹانگ کو باندھ دیا گیا ہے (ڈاکٹر میجر عبدالحق ملک)

۳۔ میری صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ نیز والدہ صاحبہ کی صحت بیماری اور ضعف کے باعث بہت کمزور ہے۔ (شیخ محمد بشیر آزاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ مبارکہ بیگم صاحبہ لمبے عرصہ سے علیل چلی آ رہی ہے۔ کبھی آرام آ جاتا ہے اور پھر یکدم عود کر آتا ہے جس کی وجہ سے سخت پریشان ہے نیز عزیزم طارق سہیل کو تقریباً ایک ماہ سے شدید کھانسی ہے۔ جس کی وجہ سے صحت انتہائی کمزور ہو چکی ہے۔ (شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مرید کے)

۵۔ میری اہلیہ سلیمہ بیگم صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ (ملک مظفر احمد گوجرانوالہ)

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو فرشِ زمین سے اُٹھایا اور انہیں ثریا تک جا پہنچایا

اس نے انہیں لازوال شہرت بخشی اور ان کی عزت کو چار چاند لگا دیئے،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتباعِ قرآن کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"قرآن کریم نے مسلمانوں کو اس قدر شرف بخشا اور اس قدر بزرگی دی کہ وہ دُنیا کے معلم اور راہنما بن گئے .....

حضرت ابوبکرؓ کو دیکھ لو۔ آپ مکہ کے ایک معمولی تاجر تھے۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مبعوث نہ ہوتے اور مکہ کی تاریخ لکھی جاتی تو مورخ صرف اتنا ذکر کرتا کہ ابوبکرؓ عرب کا ایک شریف اور دیانت دار تاجر تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع سے ابوبکرؓ کو وہ مقام ملا کہ آج ساری دنیا ان کا ادب اور احترام کے ساتھ نام لیتی ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وفات پا گئے۔ اور حضرت ابوبکرؓ کو مسلمانوں نے اپنا خلیفہ اور بادشاہ بنا لیا تو مکہ میں بھی یہ خبر جا پہنچی۔ ایک مجلس میں بہت سے لوگ بیٹھے تھے جن میں حضرت ابوبکرؓ کے والد ابوقحافہ بھی موجود تھے۔ جب انہوں نے سُنا کہ ابوبکرؓ کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کر لی ہے۔ تو ان کے لئے اس امر کو تسلیم کرنا ناممکن ہو گیا اور انہوں نے خبر دینے والے سے پوچھا تم کس ابوبکر کا ذکر کر رہے ہو اُس نے کہا وہی ابوبکرؓ جو تمہارا بیٹا ہے۔ انہوں نے عرب کے ایک قبیلے کا نام لے کر کہنا شروع کر دیا کہ اس نے بھی ابوبکرؓ کی بیعت کر لی ہے اور جب اس نے کہا کہ سب نے متفقہ طور پر ابوبکرؓ کو خلیفہ اور بادشاہ بنا لیا ہے تو ابوقحافہ بے اختیار کہنے لگے کہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں حالانکہ وہ دیر سے مسلمان تھے انہوں نے جو یہ کلمہ پڑھا اور دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا تو اسی لئے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو ان کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے سمجھا کہ یہ اسلام کی سچائی کا ایک زبردست ثبوت ہے ورنہ میرے بیٹے کی کیا حیثیت تھی کہ اس کے ہاتھ پر سارا عرب متحد ہو جاتا۔

غرض اسلام نے اپنے ماننے والوں کو فرشِ زمین سے اٹھایا اور ثریا تک جا پہنچایا۔ تاریخ ان کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ اور کوئی شخص جو دیدۂ بینا رکھتا ہو اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ قرآن کریم نے اپنے ماننے والوں کو ایک لازوال شہرت بخشی اور ان کی عزت کو اس نے چار چاند لگا دیئے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے قرآن کریم کو نہ مانا وہ اپنی پہلی عزتیں بھی کھو بیٹھے اور ذلت کے ایسے گڑھوں میں گرے کہ آج کوئی شخص ان کا نام تک نہیں جانتا اور جن کو جانتا [illegible] بھی ہے ان کو وہ عزت سے یاد نہیں کرتا بلکہ ذلت اور رسوائی سے یاد کرتا ہے!"

(تفسیر کبیر)

دعوت ولیمہ

مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۶۸ء کو مکرم قاضی شریف الدین صاحب آف کوئٹہ نے اپنے فرزند قاضی نعیم الدین احمد واقف زندگی کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں متعدد مقامی احباب نے شرکت کی۔ دعوت کے اختتام پر مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اجتماعی دعا کرائی۔

مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب کا نکاح مکرم صوبیدار ملک غلام رسول صاحب کی صاحبزادی محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ ایم اے سے بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے گزشتہ سال پڑھایا تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

(محمد شفیق قیصر)

اردن اور اسرائیل کی فوجوں میں گھمسان کی جنگ

شیخ حسین گاؤں پر اسرائیلی ٹینکوں کی زبردست گولہ باری

عمان ۱۶ فروری۔ عمان میں اعلان کیا گیا ہے کہ کل صبح شیخ حسین برغ کے علاقہ میں اردن اور اسرائیل میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیل نے حملہ کے لئے ٹینک اور مشین گنیں استعمال کی ہیں۔ اردن نے جوابی کارروائی کی اور اس حملہ کو جو کسی پیمانے پر کیا گیا تھا۔ پسپا کر دیا۔ تل ابیب میں ایک سرکاری ترجمان نے کل لڑائی کی تصدیق کر دی ہے۔ لیکن انہوں نے الزام لگایا کہ حسب معمول جنگ بندی کی خلاف ورزی اردن نے کی۔ فریقین میں سے کسی نے یہ نہیں بتایا کہ آج کی لڑائی میں کتنا جانی نقصان ہوا۔ عمان میں ایک ترجمان نے بتایا کہ بحیرہ گلیلی کے ۱۸ میل جنوب میں شیخ حسین برغ کے علاقہ میں لڑائی ہوئی جہاں اسرائیلی فوج نے اردن کے شیخ محمد نامی گاؤں پر حملہ کیا ادھر سعودی عرب ریڈیو نے بتایا ہے کہ اردن پر اسرائیل کے عام حملہ کا خطرہ اب حقیقی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل جنگ کا دوسرا مرحلہ شروع کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ریڈیو نے کہا کہ اردن کو اس وقت انتہائی نازک صورتحال درپیش ہے اور شیر دل اردنی فوجوں کو ۲۴ گھنٹے اسرائیلی جارحیت کا سامنا رہا ہے۔ ریڈیو نے کہا کہ اردن کئی بار کہہ چکا ہے کہ اس پر اسرائیل کی عام فوج کشی کا خطرہ پیدا ہو چکا ہے، لیکن اس کے باوجود اقوام متحدہ نے کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی۔ ریڈیو نے کہا خوش قسمتی سے اردن کو شاہ حسین جیسے جری حکمران کی قیادت حاصل ہے اور یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر نازک صورت حال پیدا ہوئی تو وہ صف اوّل میں رہ کر اپنے عوام اور اپنی فوجوں کی قیادت کریں گے۔

صدر ایوب تیزی سے صحت یاب ہو رہے ہیں

راولپنڈی ۱۵ فروری۔ صدر ایوب کے ذاتی معالج نے صدر مملکت کی صحت کے بارے میں آج جو بلیٹن جاری کیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ صدر ایوب تیزی سے صحت یاب ہو رہے ہیں ان کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

بھارت کو اسلحہ کی فراہمی کے متعلق روس کو پاکستان کی تشویش سے آگاہ کر دیا گیا

بھارت اپنی جنگی تیاریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ کر رہا ہے

اسلام آباد۔ ۱۶ فروری۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل بتایا کہ روس کی جانب سے بھارت کو سب سے زیادہ ایس یو سپرسانک لڑاکا طیارے مہیا کرنے کے معاملہ کے بارے میں روسی حکومت سے بات چیت کی جا رہی ہے اور حکومت پاکستان نے ماسکو کو اپنی تشویش سے آگاہ کر دیا ہے اس سے قبل ۱۰ فروری کو وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ ایک بیان میں اپنی تشویش کا اظہار کر چکے ہیں۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ روس کے اس اقدام سے بھارت اور پاکستان کے تعلقات اور خراب کرنے کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ریڈیو پاکستان کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کا کہنا ہے کہ پاکستان نے اس سلسلہ میں روس سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ اور یہ موقف اختیار کیا ہے کہ روس بھارت اور پاکستان کے باہمی تعلقات کو بہتر بنانے کا خواہش مند ہے لیکن اس نے بھارت کو جدید قسم کے لڑاکا طیارے فراہم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس سے اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوگی بلکہ تنازعہ معاملات میں بھارت کا رویہ اور زیادہ سخت ہو جائے گا۔

دریں اثناء آج وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ بھارت پاکستان پر فوج میں اضافہ کرنے کا الزام لگا کر دراصل اپنی جنگی تیاریوں پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ ترجمان بھارتی وزیر دفاع کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے کہ پاکستان نے ۶۵ء کے بعد اپنی فوج دوگنی کر لی ہے۔ اور مشرقی پاکستان کو ناقابل تسخیر بنا لیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ بھارت جب بھی بیرونی ممالک سے اسلحہ حاصل کرتا ہے تو لوگوں کی توجہ اس طرف سے ہٹانے کے لئے پاکستان پر اس قسم کی الزام تراشی شروع کر دیتا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴